

### کوسٹمز اور منی بس

ہمارے پاکستان میں جہاں سفر کے لئے مناسب انتظامات بھی موجود ہیں تو وہیں پرانا نظام بھی بڑی دھوم سے رائج ہے، پرانے نظام سے مراد کوئی ٹیل گاڑی یا اونٹ کی سواری کی بات نہیں ہو رہی بلکہ میں ان سواریوں کی بات کر رہا ہوں جسے کوسٹریا منی بس جیسے نام دیئے جاتے ہیں، ان سواریوں کی بات ہی کچھ نرالی ہے یہ نئی نوپیلے دلہن کی طرح بھی ہوتی ہیں طرح طرح کے پھول اور رنگ برنگے عکس انکے اندر اور باہر کو خوبصورت کیئے ہوتے ہیں کبھی کبھی تو ان پر عجیب و غریب قسم کے پیغامات اور اشعار بھی تحریر ہوتے ہیں، جیسے محنت کر حسد نہ کر، جلتے والے تیرامنہ کالا، وغیرہ اور یہ جھومتی ہوئی لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر پہنچاتی رہتی ہے، اس طرح کی گاڑیوں کے ڈرائیور پرانے گانوں کے بڑے دلدادے ہوتے ہیں اگر آپکی طبیعت صحیح نہیں یا آپ پریشان ہیں تو کچھ وقت کے لئے سب کچھ بھول جائیے کیوں کہ اب جو پرانے گانے فل آواز میں آپکی کانٹھینچی کریں گے تو آپ سب کچھ بھولنے والے ہی ہیں، اور اگر آپ کسی پرانے گانے کی تلاش میں ہیں اور وہ گانا نہیں مل رہا صرف دھن ہی یاد ہے تو آپ ان گاڑیوں میں سفر کریں آپکو کھویا ہوا گانا ضرور مل جائے گا۔ بد قسمتی سے ان گاڑیوں کے لئے کوئی ایئر پورٹ نہیں بنتے ورنہ انکی رفتار کسی جہاز سے کم نہیں ہوتی، آپکو چڑھنا ہے یا اترنا ہے بس نے فوراً کنا نہیں ہے وہ آپکی خدمت میں تھوڑا سا بریک لگائے گی باقی آپکی صلاحیت پر ہے، اگر اتر گئے تو تھیک ورنہ میری طرح اسٹاپ کا انتظار کرتے رہیں وہاں اتر کر پھر واپس پیدل چلتے جائیے۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ معلوم نہیں کہ یہ ڈرائیور حضرات کہاں سے اتنی خطرناک ٹریفنگ لیتے ہیں کیا انکو موت کے کنویں میں ٹریفنگ دی جاتی ہے یا یہ لوگ پہلے وہاں گاڑی چلا تے تھے، اگر آپنے ایسی گاڑی میں سفر کیا ہے تو آپکو احساس ہو گا کہ یہ صرف چل ہی نہیں رہی بلکہ جھومتی ہوئی چل رہی ہے۔ میرے ایک دوست ملحد ہے وہ خدا کو نہیں مانتے ایک بار مجھ سے ملنے آئے مینے ان سے سفر کے بارے میں پوچھا کہ سفر تھیک رہا آپکا؟ تو کہنے لگے خدا کا شکر ہے خیر آفیت سے پہنچ گیا مینے حیرت سے پوچھا کہ تم خدا کو تو مانتے ہی نہیں ہو پھر اسکا شکر کیسے ادا کر رہے ہو؟ کہنے لگا شاہ صاحب ابھی ابھی اس بس میں مجھے احساس ہوا کہ کوئی ہے جس نے مجھے یہاں خیر و آفیت سے پہنچایا ورنہ یہ بس تو آج پوری تیاری میں تھی۔

اس طرح کی گاڑیوں میں ایک بہترین بات یہ بھی ہے کہ ان میں عورتوں کے لئے آگے کی سیٹیں مخصوص ہوتی ہیں، تاکہ انہیں کسی قسم کی پریشانی یا مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے، کراچی میں تو مینے یہاں تک بھی دیکھا ہے کہ بس کے آگے والے حصے میں ایک پارٹیشن لگا ہوتا ہے تاکہ کوئی مرد اس طرف جا بھی نہ سکے، کوئی شک نہیں یہ ہمارے معاشرے کا ایک بہترین عمل ہے جو دوسرے معاشرہ کے لئے ایک مثال ہے۔

لیکن کبھی کبھی اس میں ایسی مناظر بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جو جہالت اور درندگی کی عکاسی کرتے ہیں، چند جاہل اور وہشی لوگ کچھ مفادات کی خاطر چلتی بس پر فائرنگ کر دیتے ہیں معلوم نہیں کہ انکے ہاتھ کیوں نہیں کاٹتے کیا وہ نہیں دیکھتے اگر ایک بس میں پچاس یا سو لوگ سواریوں تو اسکا مطلب کہ پچاس یا سو خاندان کچھ لمحے لے لے جڑ گئے ہیں کتنا حسین اور پر امن منظر ہوتا ہے جب کچھ اجنبی لوگ پڑے ہی پیار سے ایک دوسرے پر اعتماد کیے ہوئے ایک ہی منزل کی طرف سفر کر رہے ہوتے ہیں، اس وقت وہ ایک دوسرے کا سہارا ہوتے ہیں ایک دوسرے کا اعتماد یقین ہوتے ہیں، اس دنیا میں آج بھی لوگ اجنبیت کو بھلا کر اپنے پن کی طرف قدم بڑھانے سے نہیں ہچکچاتے، لیکن کچھ وحشی صفت لوگ اپنے ناپاک ہاتھوں اور غلیظ ارادوں سے اس پورتا کو ضائع کر دیتے ہیں۔

کیا یہ لوگ اتنے خود غرض ہو گئے ہیں جو اپنی چند خواہشات کی تکمیل کی خاطر زندگیوں سے یوں کھیلتے ہیں جیسے کوئی اپنے کھلونوں سے کھیل رہا ہو،

ابھی چند روز قبل کراچی پریس کلب کے نزدیک ایک بس کو آگ لگا دی گئی، میں ان دہشتگردوں کا شکر گزار ہوں کہ اس مرتبہ انہوں نے کسی زندگی کو نشانہ نہ بنایا، لیکن ہونہ ہو یہ کوئی کھیل تماشے کی بات تو ہے نہیں کہ بس کو کہیں کھڑا کیا اور پھر آگ لگا دی، جہاں تک میں سمجھتا ہوں تو یقیناً یہ واقعہ بھی کسی مفاد کی صورت میں سامنے آیا ہو گا، جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا آ رہا ہے یہ دہشتگرد اپنے مفادات کی خاطر معصوم زندگیوں کو اجاڑنے میں کوئی کسر نہیں جانے دیتے، خدا جانے کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیا پڑے پڑے ہیں کہ انکو معصوم گھروں کی اجڑی داستانیں کیوں سنائی نہیں دیتیں، اپنے لخت جگر کے جنازے پر رونے والی ماؤں کی سسکیاں انہیں کیوں رست و خیز نہیں کرتی، کیا انہیں نہیں دکھتا کہ ایک فرد کی موت سے پورا خاندان سنسان ہو جاتا ہے، کیا یہ نہیں جانتے کہ ایک بے گناہ انسان کا قتل تمام انسانوں کے قتل کے مترادف ہے، حضرت عیسیٰؑ ایک موقع پر ایک خاص گروہ کے لئے فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے اور قرآن کریم میں بھی اسی طرح کی آیت موجود ہے **طُفُوْا بِنُحُوْرِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ** (یہ) بہرے ہیں، گو گئے ہیں، اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے (اردو ترجمہ جاندہری)۔ ایسا نہیں کہ یہ لوگ جسمانی طور پر اندھے یا بہرے ہیں درحقیقت یہ عقلی اور روحانی طور پر اپنی سماعت اور بصارت کھو چکے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنے تمام انسانوں کی حفاظت فرمائے، آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا اور یہ بھی کہ زخمی صرف جسم نہیں ہوتا بلکہ دل بھی ہوتا ہے لہذا اپنی شخصیت کو دوسروں کے لئے باعث رحمت اور سلامتی بنائیں یہ ہی ہماری پہچان ہے اور یہ ہی ایک مسلمان کی معاشرتی بنیاد ہے۔